قیامِ امن میں معلم خواتین کا سماجی کردار عصرِ حاضر میں: سیرتِ طیبہ کی روشنی میں

The Social Role of Female Educators in Establishing Peace in Contemporary Times: In the Context of the Seerah of Prophet Muhammad (PBUH)

***Saima Bashir**

*****_Lecturer, Islamic Studies, Rawalpindi Women University Rawalpindi/PhD Scholar National University of Modern Languages, Islamabad._

KEYWORDS

Challenges
Characterized
Jurisprudence
Significant
Tackling

ABSTRACT

The primary focus of this study is to profoundly understand the role of female educators in promoting social harmony in contemporary society through analyzing the excellent role of the female companions of the Prophet Muhammad (peace be upon him). The early Muslim women in education set significant roles in education, leadership and being responsible in imparting social morality basing women in the current society. Women, such as Ayesha bint Abi Bakr, Fatimah bint Muhammad, assumed the roles of educators, caretakers of young generations and promoters of peace and fairness in the society. Ayesha (RA), who was expert in Hadith as well as in jurisprudence, used to educate both male and females and greatly benefited the Islamic world. Like Ayesha (RA) and other Sahaba, Fatimah (RA) was not only a teacher within the confines of her home, but a social reformer too, as well as the protector and performer of jihad both for personal and public domain.Analyzing the classical Islamic sources such as “Al-Isabah fi Tamyiz al-Sahabah” by Ibn Hajar al-Asqalani, “Siyar A’lam al-Nubala” by Al-Dhahabi, and based on the modern interpretations this work focuses on the importance of the social, educational role of females under the inspiration of these legendary figures in today’s challenges, including gender inequality, violence and moral decline through their roles as educators today, female teachers are enjoined to practice compassionate, wise and to be resilient models to positively shape the society after the Islamic injunctions and Sahabiat protocols.Thus, the need for this study is a call to go back to the history of the Sahabiat in order to cause a revolution in the current generation of women educators especially those who are seeking to establish order in the chaotic world that is characterized by oppression of the innocent. Education is an important facet of woman’s social roles as prescribed under Islamic shariah that makes its work relevant to tackling many of the contemporary challenges.

تعارف

کسی بھی معاشرے کی بقا اور ترقی اس کے معاشرتی استحکام اور امن کے ساتھ مربوط ہے۔ معاشرتی اور سماجی استحکام کے لیے قیامِ امن ناگزیر حیثیت رکھتا ہے، اور اسلام امن کا داعی ہے، جس کی سب سے نمایاں ذات، رسول نبی المحترم ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے۔ سیرتِ طیبہ کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔ ایک پُر امن معاشرہ ہی سماجی و ثقافتی ترقی، رواداری، اخلاقی اقدار اور منظم و مستحکم نسلوں کو پروان چڑھاتا ہے۔

*Corresponding Author: Saima Bashir
Email Address: Saima.bashir@f.rwu.edu.pk

جہاں تک اسلام میں امن کی بنیادی حیثیت کو دیکھا جائے تو اسلام کا مادہ "س، ل، م" ہے، اور اس کے معنی "امن و سلامتی" ہیں۔ جبکہ اسے اصطلاحی طور پر دیکھا جائے تو اسلام وہ دین ہے جس میں صرف اور صرف امن و سلامتی مذکور ہو۔

لفظِ اسلام کے معنی اللہ سبحان و تعالیٰ کی بندگی، اطاعت اور فرمانبرداری ہیں، جبکہ امن کے معنی انسانی نفس کے اطمینان پانے کے لیے ہیں، یعنی اس کا مطمئن ہو جانا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلام دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جس نے امن، بقائے باہمی کا درس دیا اور رواداری اور احترامِ انسانیت سکھایا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآىِٕفَةً مِّنْكُمْ"(آل عمران:154)۔

نبی محترم ﷺ کی شخصیت اور سیرت اسلام میں بنیادی طور پر ایک اساس کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت اور احکام و تعلیمات کو سمجھے بغیر شریعتِ اسلامیہ کی تفہیم اور اسے سمجھنا ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کی مخلوق کے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات کو حجت بنا کر اس دنیا میں مبعوث کیا۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے: "قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ"(آل عمران:31)۔

سیرتِ طیبہ کی جامعیت اور حیثیت کا اصل مصدر و ماخذ قرآن حکیم ہے، جو جابجا سیرتِ رسول ﷺ کو بیان کرتا ہے۔ جیسا کہ السباعی (1985) نے کہا: "یہ نبی محمد ﷺ ایک عظیم ترین مصلح کی درست اور صحیح ترین سیرت ہے اور یہ سیرت ہم تک مدلل و ثابت انداز میں علمی طریقوں سے پہنچی"۔ البوطی (1977) نے لکھا: "حضور ﷺ کی حیات زندگی کے انفرادی اور اجتماعی پہلوؤں پر حاوی ہے جن سے ایک انسان کا واسطہ پڑتا ہے، چاہے وہ ایک مستقل فرد کی حیثیت رکھتا ہو یا معاشرے کے متحرک فرد کی حیثیت سے زندگی گزارتا ہو"۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے: "وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا"(الحشر:7)۔ اس سے واضح ہے کہ قرآن ہر معاملے میں، خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، سماجی ہو یا سیاسی، معاشرتی ہو یا معاشی، آپ ﷺ کی سیرت و کردار کی پیروی کا حکم دیتا ہے۔

عہد با عہد معلم خواتین کے نمائندہ کردار

اسلام ایک فطری ضابطہ حیات ہے جس کی تعلیمات اور بنیادی حقوق میں سب انسان برابر ہیں۔ معاشرتی اعتبار سے عورت معاشرہ کی بنیادی اکائی ہے۔ اور جنس کی بنیاد پر اسلام کسی تفریق کا قائل نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ:

"يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً" (النساء:1)

معاشرتی اہمیت اور خاتون کے کردار کو ابھارتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے وجود کو دنیا میں محبوب ترین قرار دیا اور فرمایا:

"قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ , وَالطِّيبُ، وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ"(النسائی،1999)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دنیا کی چیزوں میں سے عورتیں اور خوشبو میرے لیے محبوب بنادی گئی ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی تعلیم وتربیت کے بہترین اسالیب متعارف کروائے سیرت کے کئی پہلوؤں سے اس کی نمائندگی واضح ہے۔ کیونکہ انسان کی تخلیق معاشرت پسندی کے خمیر سے ہے۔ جس میں مرد وزن بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور اللہ تعالی نے دونوں کو ایک دوسرے کے معاون اور رفیق قرار دیا ہے۔

"وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ"(التوبہ:71)

"اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں"۔

یعنی ایک مثالی معاشرہ کے قیام اور امن واستحکام کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ دونوں فریق ایک دوسرے کی رائے اور حقوق وفرائض کا احترام کرتے ہوں۔ اسلام نے خواتین کو جو عزت اور قدر ومنزلت عطا کی گئی کی وہ دیگر مذاہب اور اقوام سے بالکل الگ اور مختلف ہے۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دین دین علم کا حصول مرد وزن کے لیے یکساں قرار دیا ہے

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"(ابن ماجہ،1975)

"علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے"

تعلم سے واقفیت پر ہی ایک مسلمان کی زندگی کا دارومدار ہے اسی اعتبار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خواتین کی تعلیم وتربیت کا خصوصی اہتمام فرمایا سورۃ الممتحنہ بیت کے اس اصولوں کو واضح کرتی ہے:

"يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَ لَا يَزْنِيْنَ وَ لَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"(الممتحنہ:12)

"اے نبی! جب مسلمان عورتیں تمہارے حضور اس بات پر بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان میں گھڑیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے"۔

عہد رسالت میں کئی ایسی ترغیبات کو متعارف کروایا گیا جس سے اس بات کی وضاحت ملتی ہے کہ خواتین تعلیم وتربیت کا کس قدر اہتمام کیا گیا یہ عمل بھی رائج رہا وہ شوہر جو اپنی بیویوں کو تعلیم سے مزین کریں گے انہیں حق مہر کی ادائیگی سے مبرا قرار دیا گیا۔ اور اس عمل کو حق مہر کا متبادل قرار دیا۔(یاسین،1995،ص۔185)

قرون اولی میں زندگی کے شعبہ جات میں خواتین نے نمایاں کارہائے سرانجام دیئے خصوصا علمی سرگرمیوں میں حصہ لینا خواتین کا محبوب ترین مشغلہ رہا۔ اور بہترین معلم کی حیثیت سے اپنی پہچان کو واضح کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس انداز تربیت کا اہتمام فرمایا کہ علوم وقرات فلسفہ احادیث فقہ فرائض میں صحابیات کمال درجہ رکھتی تھیں۔ سیدہ عائشہ، سیدہ ام سلمہ، سیدہ، ام ورقہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہم نے قران حکیم حفظ کیا ام ہشام بنت حارثہ ہندہ، بنت اسید اور ام سعد رضی اللہ تعالی عنہا قران حکیم کا درس دیتی تھیں۔(ابن الاثیر،1988،ج۔5،ص۔788)

امہات المومنین میں سے علم حدیث میں حضرت عائشہ حضرت ام سلمی رضی اللہ تعالی عنہ تمام صحابیات رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ممتاز نظر اتی ہیں۔ حضرت عائشہ حمیرہ سے روایت کردہ احادیث 2210 جبکہ سیدہ ام سلمہ سے 378 احادیث روایت ہیں ان کے علاوہ ام ہانی فاطمہ بنت قیس ام عطیہ اسماء بنت ابی بکر سے بھی کثیر روایات مروی ہیں۔ (ابن سعد، 1976، ج۔2، ص۔126)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خواتین کی تعلیم وتربیت کا خصوصی اہتمام فرمایا ابن سعد نے طبقات ابن سعد میں حضرت خولہ بنت قیس الجہنیہ کی بات نقل کی اور لکھا:

"كنت اسمع خطبة رسول الله يوم الجمعة وانا فی مؤخر النساء" (ابن سعد، 1976، ج۔8، ص۔229)

"میں جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنتی اور میں عورتوں میں آخر پر تھی"۔

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عورتوں کی طرف خصوصی توجہ رکھتے نماز کے بعد کئی مرتبہ عورتوں کی طرف شریعت لے جا تشریف لے جاتے اور انہیں تعلیمات دین سکھاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت اور توجہ ہی کا نتیجہ کہ عورتیں حصول تعلیم کے لیے ہر دم تیار نظر آتیں۔

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ" مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلاَثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ، فَقَالَتْ: امْرَأَةٌ وَاثْنَتَيْنِ، فَقَالَ: وَاثْنَتَيْنِ" (البخاری، 2014)

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فائدہ اٹھانے میں) مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں، اس لیے آپ اپنی طرف سے ہمارے (وعظ کے) لیے (بھی) کوئی دن خاص فرمادیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرمالیا۔ اس دن عورتوں سے آپ نے ملاقات کی اور انہیں وعظ فرمایا اور (مناسب) احکام سنائے جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا اس میں یہ بات بھی تھی کہ جو کوئی عورت تم میں سے (اپنے) تین (لڑکے) آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لیے دوزخ سے پناہ بن جائیں گے۔ اس پر ایک عورت نے کہا، اگر دو (بچے بھیج دے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اور دو (کا بھی یہ حکم ہے)"۔

یہ اس بات کی وضاحت ہے کہ رسول محترم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس بات سے کسی کس طور پر بھی غافل نہ تھے خواتین کی تعلیم وتربیت کی اہمیت سیرت طیبہ سے نمایاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اگر خود عورتوں کی طرف نہ جاتے تو اپ نے نمائندہ کو بھیجتے تھے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نزدیک معاشرتی استحکام میں خواتین کی تعلیم وتربیت کا بڑا عمل دخل ہے سورۃ النور کی تفسیر میں امام قرطبی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا قول نقل کیا:

"علموا نسائكم سورة النور" (القرطبی، 1384)

"اپنی عورتوں کو سورۃ النساء سکھاؤ"

کیونکہ اس میں وہ تمام امور شامل ہیں جو کسی خاتون کے لیے جاننا ضروری ہیں احکام زیب زیب اور اداب معاشرت وغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لے گئے تو مکہ کی عورتوں کی نسبت مدینہ کی خواتین براہ راست آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حصول علم کی درخواست کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو سراہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ"(البخاری،2014)

"ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ انصار کی عورتیں اچھی عورتیں ہیں کہ شرم انہیں دین میں سمجھ پیدا کرنے سے نہیں روکتی"۔

اس مبارک دور کی خواتین حصول تعلیم میں مردوں کے شانہ بشانہ نظر اتی ہیں مسجد نبوی میں خواتین اتی اسی وجہ سے خواتین کے ایک دروازہ خاص کر دیا گیا جسے اج بھی باب النساء کہا جاتا ہے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کا علمی مقام و مرتبہ ایک مسلمہ حقیقت ہے عروہ بن زبیر لکھتے ہیں:

"ما رایت احد من الناس اعلم بالقرآن ولا بفریضۃ ولا بحلال و حرام ولا بشعر ولا بحدیث العرب والانسب من عائشہ"(الذہبی، 1998)

"میں نے لوگوں میں سے کسی کو قران فرائض حلال و حرام شعر و اخبار عرب اور نسب کے بارے میں سیدہ عائشہ سے زیادہ عالم نہیں دیکھا"۔

سیدہ عائشہ کو حدیث فقہ میں ایک خاص مقام حاصل ہے اور اپ کی رحلت کے بعد اکابر صحابہ ان سے مشورہ کرتے اور مسائل دریافت فرماتے تھے۔حافظ ابن حجر نے الاصابہ فی تمیز صحابہ میں حضرت ام سلمہ کے بارے میں لکھا کہ اللہ تعالی نے انہیں عمدہ عقل و فہم اور صاحب رائے سے مزین فقیہ بعض صحابیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعزاز رہا کہ وہ معلم ہوئیں اور آدمی ان سے تعلیم حاصل کرتے۔

سیدہ عائشہ کے متعلمین میں مردوں عورتیں دونوں شامل ہیں عروہ بن زبیر، قاسم بن ابو سلمہ اور عروق رضی اللہ تعالی عنہم کے نام نمایاں نظر آتے ہیں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے علم حاصل کرنے والے مردوں خواتین شامل ہیں ان کے شاگردوں میں عبداللہ بن عمر، حمزہ حارثہ بن وہب صفیہ بنت عبداللہ وغیرہ۔(ابن حجر،1999،ج۔4،ص۔220)

انہی معتبر اور برگزیدہ خواتین کے نقش قدم خواب پر چل کر درس و تدریس میں خواتین نے نمایاں شہرت حاصل کی امام شافعی سیدہ نفیسہ یہ خاتون حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے خاندان سے تھی ان کے درس میں شامل ہوتے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں امہات المومنین اور صحابیات رسول نے جن میں جن فنون میں مہارت حاصل کی ان میں تفسیر حدیث فقہ طب شاعری ادب علم الفرائض وغیرہ فتاوی کے شعبہ جات ہیں سیدہ عائشہ کی شخصیت نمایاں نظر اتی ہے۔

صحابیات رسول میں سیدہ حافظہ سیدہ ام حبیبہ سیدہ فاطمہ الزہرا اسماء بنت ابی بکر۔اسی طرح طب میں دیکھا جائے تو ام متار فیدہ ام کبشہ ادب میں سیدہ خنسہ صاحب دیوان نظر اتی ہیں۔تعلیم کا اصل حصول تقوی اور اخلاق حسنہ کی تربیت ہے۔اصلاح فکر اور اصلاح کردار ہی اسلام کا اصل منشا رہا ہے۔اسلام نے اخلاق و عمل کی اصلاح اور درستی پر زور دیا۔ (ندوی،2005،ص۔27)

اور وہ تمام گر س سکھائے جس سے ایک بہترین فرد کی نمائندگی ہو سکے اور خصوصی خواتین ایک اچھی اور نمایاں زندگی گزاریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پکار

"بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً" (البخاری،2014)

"مجھ سے لے کر اگے پہنچاؤ خواہ وہ ایک آیت کیوں نہ ہو"

اس بات پر لوگ جوق در جوق آگے بڑھے۔اور اس پیغام کو آئندہ نسلوں تک پہنچانے میں کوئی کسر نہ نہیں چھوڑی علم کی اس فضیلت اور اگے پہنچانے کی اہمیت کو جان کر مردوں کے ساتھ خواتین بھی نصاب تعلیم کی نمائندگی میں مشغول نظر ائیں۔

اس ایسے بھی مقامات ائے جہاں معلم خواتین کے سامنے آدمی تلمذ ہوئے میزان الاعتدال میں علم جرو تعدیل کہ مولف خواتین نے خواتین کے لیے لکھا کہ:

"میں نے آج تک کسی خاتون کو علم حدیث میں مہتمم بالکذب یامتروق نہیں پایا۔ فروغ تعلیمات میں خواتین کی ایک کثیر تعداد نمایاں نظر اتی ہے جنہوں نے معاشرتی اصلاح اور تربیت سازی میں سماجی کردار ادا کیا۔ سیدہ ام حبیبہ سیدہ میمونہ سیدہ عائشہ سیدہ ام سلمہ کی علمی خدمات کسی سے مخفی نہیں ہیں"۔ (الذہبی، 1963، ص۔ 278)

علامہ ابن حزم نے اپنی کتاب "السیرہ وخمس وسائل اخری لابن حزم" میں صحابیات کی تعداد 125 بتائی جن سے کل 2560 احادیث مروی ہیں۔ (ابن حزم، 1990، ج۔ 12، ص۔ 275)

جن میں نمایاں نام سیدہ عائشہ کا ہے۔ "سیدہ خولہ الحسنیہ سیدہ ام جندب الازدیہ، سیدہ ام الحکیم سیدہ زرینہ سیدہ بسر ابنت صفوان اور سیدہ خنساء انصاریہ" وغیرہ کا شمار ان خواتین میں ہوتا ہے کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے براہ راست احادیث روایت کی ہیں۔ آزاد خواتین کے علاوہ غلام خواتین نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شرف پایا سیدہ زرینہ سیدہ ماریہ خدمات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راویان حدیث بھی ہیں۔ اسد الغابہ اور الاصابہ میں 500 سے زائد صحابیات کا تذکرہ موجود ہے۔

عہد نبوی میں اٹھنے والی اس علمی تحریک نے۔ بعد کے ادوار میں خوب زور پکڑا اور خواتین کی ایک کثیر تعداد اس تحریک کا حصہ بنی۔ ابن سعد نے طبقات میں 60 سے زائد خواتین کے حالات ذکر کیے ہیں جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا۔

تابعین میں "حفصہ بنت سرین" مشہور محدث ہیں۔ "ام الدرداالصغری" جن کے شاگردوں میں ابوقلابہ امام مکحول، زید بن اسلم جیسے تابعین شامل ہیں۔ "عمرہ بنت عبد الرحمن" حضرت عائشہ کی شاگردہ روایات میں سب سے زیادہ جاننے والی خاتون جن کے لیے ابن شہاب الزہری نے قاسم بن محمد کو کہا کہ میں تمہیں علم کا حریص دیکھتا ہوں عمرہ بنت عبد الرحمن کے پاس جاؤ اور انہوں نے کہا وہاں جاکر میں نے ایسا محسوس کیا کہ ایک کبھی نہ خشک ہونے والا سمندر رہیں۔

ابن المدینی نے آپ کے لیے "احد ثقات العلماء" کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ "زینب بنت سلیمان" ان کے والد بصرہ اور بحرین کے گورنر رہے انہوں نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایسی دلچسپی دکھائی کہ بڑے محدثین آپ سے روایت کرنے لگے"۔ (الذہبی، 1960، ج۔ 4، ص۔ 65) "عائشہ بنت عبد الھادی" تدریس بخاری میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ ام الشیر فاطمہ بنت علی بغدادیہ مشہور راویہ صحیح مسلم اسی طرح زینب بن علی الحرانی نے 94 سال عمر پائی جن کے شاگرد طلباء کا ایک ہجوم رہتا تھا۔ ابن نقطہ نے اپنی کتاب میں ایسی دس خواتین کا تذکرہ کیا جو اپنے دور میں کتب حدیث کی مشہور راویہ تھیں۔ اور ان کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ رہی۔ (ابن نقطہ، 1983، ص۔ 497)

معلم خواتین کی علمی قابلیت سے ہر دور میں خواتین کے ساتھ ساتھ مرد حضرات نے بھی استفادہ کیا۔ امام بخاری اور امام ابن حجر عسقلانی کی ایک استاد "ام ھانی مریم بنت عبد الرحمن" جنہیں شاعری، ادب اور خطاطی کے علاوہ حفظ قرآن اور اسلامی علوم پر بھی عبور حاصل تھا۔ انھیں قاہرہ اور مکہ میں حدیث کی تعلیم دینے کا موقع ملا۔

خواتین کی درس و تدریس کی نجی سرگرمیاں نہ تھیں بلکہ ہر طبقہ کے لوگ اس میں شریک ہوتے تھے۔ خواتین کی ذہن سازی اور کردار سازی کی یہ کاوشیں قرون اولی سے جاری ہیں فاطمہ بنت احمد جو بارہویں صدی کے اواخر میں پیدا ہوئیں ماہر خطاط تھیں۔ وہ مکہ میں رہائش پذیر رہیں۔ اور ایک بڑی لائبریری کی بنیاد ڈالی۔

معلم خواتین معاشرتی اعتبار سے ایک ادارے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مندرجہ بالا بحث اس بات کی وضاحت ہے کہ ایک معلم اپنے بعد آنے والی نسلوں کی آبیاری میں کیا کردار ادا کرتا ہے۔ ایک تربیت ساز ذہن ہی معاشرہ میں فکری رجحانات کو پروان چڑھا سکتا ہے۔ سماجی اعتبار سے عورت بنیادی اکائی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک باکردار ذہن رکھنے والی خاتون ایک نمائندہ خاندان کو متعارف کرواتی ہے۔ اور ایک نمائندہ خاندان معاشرتی امن و استحکام کا باعث ہیں۔ سماجی معیارات کی بہتری اور استحکام اسی صورت ممکن ہے ہر فرد فرض شناس ہو اور معلم حقوق و فرائض کی شناسی میں ایک جامد کردار ہے۔ ایسے ذہن تیار کیے جائیں جو سماجی اعتبار سے نمایاں کردار ادا کر سکیں۔ معاشرتی اور معاشی استحکام کے لیے یہ از حد ضروری ہے۔

سفارشات

- اسوہ صحابیات ازواج رسول کی بصیرت کے تناظر میں ایسے اسالیب متعارف کروائے جائیں جو خواتین کے حوالہ سے ایک سماجی فرائض کی ادائیگی میں معاون ثابت ہوں۔
- خواتین کی فنی اعتبار سے تعلیم و تربیت کا اعلیٰ انتظام ہو، تاکہ بہتر انداز میں استحکام امن میں اپنا مثبت کردار نبھا سکیں۔
- ہر شعبہ ہائے زندگی میں خواتین کی نمائندگی کا انتظام کیا جائے۔
- دیہی علاقوں میں تربیتی مراکز قائم کیے جائیں۔

الحواشی

القرآن الکریم

Al-Quran al-Karim

الاصفہانی، ر.(1977). **مفردات القرآن**. دار القلم.

Al-Isfahani, R. (1977). *Mufradat al-Quran.* Dar al-Qalam.

البخاری، م.(2014). **الجامع الصحیح**. دار السلام.

Al-Bukhari, M. (2014). *Al-jami al-sahih.* Dar al-Salam.

البوطی، م.(1998). **فقہ السیرۃ**. دار المعارف.

Al-Buti, M. (1998). *Fiqh al-sirah.* Dar al-Maarif.

الذہبی، م.(1960). **العبر فی خبر من غبر**. دائرۃ المطبوعات والنشر.

Al-Dhahabi, M. (1960). *Al-ibar fi khabar man ghabar*. Dairat al-Matbuat wal-Nashr.

الذہبی، م.(1963). **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**. دار الکتب العلمیہ.

Al-Dhahabi, M. (1963). *Mizan al-itidal fi naqd al-rijal.* Dar al-Kutub al-Ilmiyya.

الذہبی، م.(1998). **تذکرۃ الحفاظ**. دار الکتب.

Al-Dhahabi, M. (1998). *Tadhkirat al-huffaz.* Dar al-Kutub.

السباعی، م.(1430ھ). **سیرۃ النبویہ دروس وعبر**. دار السلام.

Al-Sibai, M. (1430H). *Sirat al-nabawiyya durus wa-ibar.* Dar al-Salam.

القرطبی، ع.(1384ھ). **الجامع لاحکام القرآن**. دار الکتب المصریہ.

Al-Qurtubi, A. (1384H). *Al-jami li-ahkam al-Quran.* Dar al-Kutub al-Misriyya.

القزوینی، ا.(1979). **معجم مقاییس اللغۃ**. دار الفکر.

Al-Qazwini, A. (1979). *Mujam maqayis al-lugha*. Dar al-Fikr.

النسائی، ا.(1999). **سنن النسائی**. دار السلام.

Al-Nasai, A. (1999). *Sunan al-Nasai*. Dar al-Salam.

ابن الاثیر الجزری، ع.(1988). **اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ**. دار احیاء التراث العربی.

Ibn al-Athir al-Jazri, A. (1988). *Asad al-ghabah fi marifat al-sahabah*. Dar Ihya al-Turath al-Arabi.

ابن حجر العسقلانی، ا.(1999). **الاصابہ فی تمییز الصحابہ**. مکتبہ رحمانی.

Ibn Hajar al-Asqalani, A. (1999). *Al-isabah fi tamyiz al-sahabah.* Maktaba Rehmani.

ابن حزم، ع.(1990). **جوامع السیرہ**. مجلس نشریات اسلامی.

Ibn Hazm, A. (1990). *Jawami al-sirah.* Majlis Nashriyat Islami.

ابن سعد، م.(1976). **الطبقات الکبریٰ**. دار صادر.

Ibn Saad, M. (1976). *Al-tabaqat al-kubra*. Dar Sadir.

ابن ماجہ، س.(1975). **سنن ابن ماجہ**. دار احیاء التراث العربی.

Ibn Majah, S. (1975). *Sunan Ibn Majah.* Dar Ihya al-Turath al-Arabi.

ابن منظور، م.(1988). **لسان العرب**. دار احیاء التراث العربی.

Ibn Manzur, M. (1988). *Lisan al-arab*. Dar Ihya al-Turath al-Arabi.

ابن نقطہ، م. (1983). **التقیید لمعرفة رواة السنن والمسانید**. دائرۃ المعارف.

Ibn Nuqta, M. (1983). *Al-taqyir li-marifat ruwat al-sunan wal-masanid*. Dairat al-Maarif.

ندوی، ع. (2005). **سیر صحابیات**. مکتبہ اسلامیہ.

Nadwi, A. (2005). *Siyar sahabiyyat*. Maktaba Islamia.

یاسین، م. (1995). **عہد نبوی کا تعلیمی نظام**. غضنفر اکیڈمی.

Yaseen, M. (1995). *Ahd-e-Nabwi ka talimi nizam*. Ghazanfar Academy.